مضامین طلبہ

حرمت خمر

(از مولوی محمد ادریس آزاد الموی متعلم جماعت ثالثہ دار الحدیث رحمانیہ)

اللہ تعالیٰ نے جتنے اوامر ونواہی انسان پر نافذ کئے ہیں وہ سب کسی نہ کسی فائدے کے لئے ہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو ہر عمل اور ہر فعل جسکا حکم کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کرنے کی مزید تاکید فرمائی ہے اور جو احکام احادیث نبویہ اور کتاب الہیہ سے ثابت نہیں ہیں ان سے گریز کرنا انسانی فرض قرار دیا ہے اگر ہم نظر غائر سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ احکام جن کو شارع اسلام نے ہمارے لئے غیر مفید بتایا ہے یقیناً وہ ہمارے لئے مہلک اور ضرر رساں ہیں مگر افسوس کہ ہم غور وفکر سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ جن احکام سے ہمیں منع کیا گیا تھا ہم ان کے کرنے کے عادی ہوگئے ہیں اسی لئے آئے دن ہم پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹتا رہتا ہے اور ہم ان کے اندفاع سے مجبور ہیں۔ شارع اسلام نے شراب کو ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے مگر آج جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں میں اکثر وبیشتر حصہ ایسا ہے جس نے شراب پینا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شراب کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع کیا تھا جیسا کہ حدیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے عن وائل الحضرمی ان طارق بن سوید سأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الخمر یصنعها للدواء فقال انها لیست بدواء ولکنها داء اخرجه مسلم (یعنی وائل الحضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کو دوا میں استعمال کرنیکے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے) مگر ہم اسکو آج بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم نے قرآن وحدیث کو خیرباد کہدیا ہے تو افسوس ہے کہ ہماری عقل پر بھی پردے پڑ گئے ہیں اگر ہم عقل ہی سے کام لیتے تو ہمیں معلوم ہوجاتا کہ یقیناً انسان پر جبتک شراب کا اثر رہتا ہے اس کے ہوش وحواس کافور رہتے ہیں اور اس پر مجنونانہ کیفیت طاری رہتی ہے اس حالت میں وہ کیا سے کیا کر گذرتا ہے مگر اسے ندامت کا بالکل احساس نہیں ہوتا نشہ کی حالت میں زنا کرنا اس کے نزدیک ایک معمولی کھیل ہے اور صرف یہیں تک محدود نہیں کہ وہ غیر اقوام اور غیر ملت کی عورتوں کی عصمت پر حملہ کرتا ہے بلکہ خود اپنے مذہب اور اپنے ملت کی خواتین کی عزت کو خاک میں ملا دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اپنے پڑوسیوں کا بھی لحاظ نہیں رہتا اور وہ ان کے رسوا کرنے میں بھی کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتا جب اسے نشئی چیزوں کے استعمال کرنے کی لت اچھی طرح پڑ جاتی ہے تو وہ اندھا ہوکر اسکے پیچھے اپنا روپیہ برباد کرتا ہے حتیٰ کہ مکان وجائداد کو بھی فروخت کر ڈالتا ہے اور ان سے حاصل شدہ رقموں کو بھی اسی ناپاک چیز پر نثار کر دیتا ہے مگر اس کی خواہشوں میں کسی طرح کی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اس میں اور اضافہ

ہو جاتا ہے اور جب مالی حالت کمزور ہو جاتی ہے اور آمدنی کے راستے ہر جانب سے مسدود ہو جاتے ہیں تو مجبوراً اسے چوری کرنی پڑتی ہے اگر اس فعل میں کوئی چیز مانع نہ ہوئی تو اس کی عادت قوی ہو جاتی ہے اور وہ مشہور چور یا ڈاکو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی یہ عادت اسے دوسرے نتیجہ پر پہنچا دیتی ہے ۔ صرف زنا چوری ۔ ڈاکہ زنی اور مار پیٹ ہی اسکا پیشہ نہیں رہتا بلکہ وہ اچھی اچھی باتوں پر لوگوں کے خون کا پیاسا بن جاتا ہے اور موقعہ کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ ان کا خون بہانا اس کے نزدیک ایک فرض سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے بالآخر وہ ان کے خون بہا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتا ہے شراب نہ صرف اس کے اخلاق وعادات پر بدنامی کا دھبہ لگاتی ہے بلکہ اس کے دماغ پر بھی کافی اثر کرتی ہے ۔ اسکی عقل پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ہیں اس کے اعضاء کی حالت میں ایک تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور کمزوری کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں لہٰذا ایسی باتوں سے گریز کرنا ہمارا فرض ہے کہ جس کے ذریعے سے پے در پے گناہوں کا بار ہمارے سر پر زیادہ ہو جاتا ہے ۔ آیئے اب احادیث کا مطالعہ کیجئے ۔ عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن البتع نبیذ العسل فقال کل شراب اسکر فھو حرام متفق علیہ (عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جتنی نشہ لانیوالی شراب ہیں کل کی کل حرام ہیں) قارئین کرام یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے ۔ اب اس حدیث کو ہم سامنے رکھکر اپنے لائحۂ عمل پر غور کریں تو ہم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ ہم ایک ایسے چیز کے عادی ہیں جسکو شارع اسلام نے کھلم کھلا حرام قرار دیا ہے اور جس کے ایک مرتبہ استعمال کرنے سے انسان اگر توبہ نہ کرے تو اس کی عبادت چالیس روز تک رائیگاں جاتی ہے (جیسا کہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے) تو پھر کیوں نہ ہمیں شراب کے استعمال سے منع کیا جاتا جو کہ تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہم کو ہر طرح سے فائدہ پہونچاتا رہتا ہے جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے کہ " ما انا بظلام للعبید " (یعنی ہم بندوں کے لئے ظالم نہیں ہیں) بلکہ ہر طرح سے اس کے فائدہ پہونچانے میں لگے رہتے ہیں ۔ شارع اسلام نے اس شخص کی گناہ کے ازالہ کے لئے جس نے اس ناپاک چیز کو استعمال کیا ہے حد بھی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے شیطان کے اغواء سے اس حرام چیز کو نوش جان کیا ہے اپنے گناہ کی سزا کا مزہ دنیا ہی میں چکھ لیں اور آخرت میں انہیں ان کے ہولناک عذاب سے نجات ملے شراب کے پینے والوں کی حدود کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اعتبار سے اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ کے اعتبار سے اختلاف ہے جیسا کہ ذیل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۔ عن انسؓ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب الخمر فجلدہ بجریدتین نحو اربعین قال وفعلہ ابوبکرؓ فلما کان عمرؓ استشار الناس فقال عبدالرحمٰن ابن عوف اخف الحدود ثمانون فامر بہ عمرؓ متفق علیہ (انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے